بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

علی الخصوص سنیوں کا شفقین شفیق کمال پہلا خطہ سرگذشت وماجرائے ندوہ مرتبہ علماء اہلسنت و مختصر روئداد چہارم اہل ندوہ اور ان اشتہاروں کے دیکھنے کی مشتاق تھی بیشک سوائے انہیں کے [illegible] لہٰذا یہ مجموعہ

مسمّی باسم تاریخی

اشتہارات خمسہ

۱۳۰۸ + ۵ = ۱۳۱۳

مشتمل بر فوائد عدیدہ (۱) تصدیق بیانات سرگذشت وماجرائے ندوہ مرتبہ علماء اہلسنت (۲) تکذیب بیانات مختصر روئداد جلسہ بریلی مجریہ دفتر ندوہ جسمیں ناظم نے یہ لکھا ہے کہ نہایت غیر مہذب تبرائی اشتہارات جلسوں میں روزانہ مشتہر کیے گئے (۳) ثبوت اس امر کا کہ اہل ندوہ کیطرف جو امور منسوب کیے گئے سب چپ چاپ تسلیم کیے اپنے جو جوابات سوچیں [illegible] مشت بعد از جنگ (۴) انکشاف اس امر کا کہ صلح کی کوشش اہل ندوہ نے کی یا اہل سنت نے (۵) وضوح اس امر کا کہ امورات نزاعیہ کے فیصلہ سے اکابر ندوہ نے گریز کی یا اہلسنت نے۔

مع

تنبیہات جو اس مجموعہ میں بعد اشتہارات علیحدہ طور پر زائد کی گئیں

مرتبہ مولانا مولوی حکیم مومن سجاد صاحب کانپوری چشتی نظامی فخری

مطبع اہل سنت وجماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

مرتبہ اول ۱۰۰۰ جلد   قیمت فی جلد

اشتہار اول خط شاہ سلیمان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء — اللہ تعالیٰ کا سچا خوف علما ہی کو ہوتا ہے

نامی نامہ حضرت والا درجت جناب مستطاب مولانا مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب زینت بخش پھلواری شریف رکن اعظم ندوۃ العلما بنام نامی حضرت عالم اہل سنت دام ظلہما

حضرات اول اتنا عرض کر لوں کہ رسالہ سوالات حقائق نما پھلواری شریف میں جناب مولانا حکیم محمد ایوب صاحب زید مجدہم رکن ندوۃ العلما کے خدمت میں تو بھیجا گیا مگر حضرت شاہ صاحب موصوف دامت برکاتہم کی نسبت خیال تھا کہ کلکتہ کو تشریف لیگئے ہیں لہذا اونکی خدمت عالی میں نہ بھیجا اوسپر حضرت موصوف کا یہ نامی نامہ آج تشریف فرما ہوا جسکے ایک ایک حرف سے بحمد اللہ تعالیٰ کمال حق پسندی و انصاف دوستی کا گہرا رنگ جھلک رہا ہے کہ خاص صبغۃ اللہ شان مقبولان بارگاہ الٰہی ہے

آپ ندوہ کے رکن اعظم ہیں اونکی شان کے اوسمین دو ہی ایک صاحب ہیں۔

طرفہ یہ کہ خدا جانے کن صاحبون نے حضرت موصوف کو برہم کرنے کے خطوط بھی بھیجکر علمائے بریلی و بدایون نے (معاذ اللہ) آپکو بھی سخت و درشت کہا مگر بفضلہ تعالیٰ حضرت موصوف کی حقانیت

باعث ہوئی کہ ایسی نوخیز و نیز اصلا التفات نفرمایا جزاہ اللہ فی الدارین خیرا۔ اب ہم وہ نامہ مبارک بعینہ نقل
کرتے ہیں اہل انصاف ایک ایک لفظ پر غور کریں کہ علمائے کرام کے پاکیزہ مقالوں سے سخن سرور
صاحبوں کے [illegible] انکو کچھ بھی نسبت ہو کیا جو صاحب زبردستی ہٹ سے ندوہ کی اصلاح نہیں چاہتے اور
امید رکھتے ہیں کہ علمائے حقانی معاذ اللہ پابندی مذہب اہل سنت کا ترک گوارا کر لینگے
یا قرآن وحدیث کے خلاف بدمذہبوں سے اتحاد و اتفاق اختلاط و محبت اور دینی جلسہ میں انکی شرکت روا
سمجھینگے حاشا وکلا واللہ المستعان (نقل خط مبارک) اعلیحضرت جناب مولانا مولوی
احمد رضا خان صاحب زید مجدہم — بکرمی و معظمی جناب مولوی صاحب فی المجد والمناقب
از خادم درویشان محمد سلیمان قادری چشتی بدیہ تسلیم قبول فرمایند اما بعد آپکی تحریر بنام برادرم
مولوی حکیم محمد ایوب سلمہ اللہ تعالیٰ آئی نگاہ افسوس ہے کہ مجھے آپنے ندوہ کا مخالف سمجھا اس سعادت سے
محروم رکھا ہے ہیں شک نہیں کہ میں ندوہ کا حامی ہوں اور اوسکا رکن کہلاتا ہوں مگر اسکا یہ
مطلب نہیں کہ میں نے اپنی دیانت و عقیدہ کو خراب کر ڈالا حاشا وکلا میں ہرگز یہ
نہیں چاہتا کہ آپ سے یا علمائے بدایوں سے مخالفت کروں
اور رد وکد کا سلسلہ جنابانی شروع ہو جاتا نعوذ باللہ نجدی وہابیوں کا آپ صاحبوں کا
ہم خیال ہوں کا ہرگز نہیں پھر آج ندوہ کی وجہ سے کیوں ایسا کروں اور میں بلا
تجمہ ولو بہ پکار پکار کر کہونگا کہ ندوۃ العلماء کے الف لام سے
مراد یہی علمائے اہل سنت ہونا چاہیے روافض و خوارج و نیچریہ و وہابیہ
خذلہم اللہ تعالیٰ یونکو ان سے ہی یہ بات کہ یہ ندوہ میں کیوں شریک ہوتے ہیں
اور کیوں نہ نکالے جاتے اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ اراکین ندوہ اور آپ
سب لوگ ملکر اس بارہ میں کوئی مشورہ کریں اور ایک عمدہ صورت داخل و خارج کی
قائم کریں میرا ارادہ عین موقع پر یہی آنے کا تھا مگر ان شورشوں کا مقتضی یہ ہے کہ
میں شام و صبح میں وہاں داخل ہوجاؤں ہر چند میں ڈپٹی صاحب کا معتقد ہوں اور بدہ میرے
مکرم ہیں مگر اسٹیشن سے اوتر کر پہلے جناب حضرت شاہ نیاز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے

اہل سنت تشریف فرماتے بدایون ہوئے یہاں میدان خالی پاکر پھر تو شاہ صاحب کھل کھیلے تمام
علمائے امت کو گویا ساقط کر دینے کے قابل بتایا ابن ملجم شقی کو امیر المومنین سیدنا
علی کرم اللہ وجہہ کا اور یزید پلید کو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی
عنہ کا بھائی بتایا پھر دوسرا وعظ ہونا چھپا پایا اور خبر تشریف آوری اہلسنت مشتہر چھپا ہوا وعظ پھر کر
کو پوچ کیا جس کی قدرے تفصیل رسالہ گذشتہ روداد ماجرائے ندوہ میں ملاحظہ ہو جس میں اس سے
کیا بحث ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا جو پلٹ جائے پھر جائے وہ دین خدا کو
ضرر نہیں پہنچا سکتا ہاں اتنا کھل گیا کہ بڑے بڑے اکابر ندوہ کے قول وفعل یہ ہیں جس کے
سردار ایسے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اشتہار دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیدر آباد کا فتوے اور مولوی لطف اللہ صاحب کی مہر

مسلمانو! کیا آفتاب کا انکار کرنے سے دن کی رات ہو سکتی ہے

امر حق کا سمجھ لینا ہر مسلمان پر فرض ہے برائے انصاف چند گذارشیں سن لیجئے (۱) اے سچے
دیندار ولے ندویت سے بیزارو کیا آپ صاحبوں نے حیدر آباد کا چھپا ہوا فتوے نہ دیکھا
کیا اس کا مطلب نہ سمجھا کیا اس میں صاف صاف نہیں لکھا ہے کہ اہلسنت کی کتب عقائد میں
رافضیوں خارجیوں اور تمام بدمذہبوں سے بغض رکھنے اور ان کی حقارت کرنے اور انھیں دور دور
کرنے کا حکم ہے کیا اس میں شاہ عبد العزیز صاحب کی تحریر سے نقل نہیں کیا کہ جو بدمذہبوں کا

صحبت رکھے اللہ تعالے ایمان کا نور اوسکے دل سے چھین لے جو اون سے میل جول رکھے ایسی
چکنی باتین کرے اللہ تعالے ایمان کی حلاوت اوس سے نکال لے کیا اوسمین جناب شیخ
مجدد الف ثانی کے مکتوبات سے نقل کیا کہ بدمذہب کی صحبت کافر کی صحبت سے بھی بدتر ہے کیا
ان سب باتون پر مفتی لطف اللہ صاحب نے مہر نکی کیا یہ باتین ندوہ کے مقصد کا پورا پورا رد
نہین کرتین کیا ندوہ صاف صاف تمام بدمذہبون سے میل جول محبت اتفاق اتحاد کا حکم
نہین دیتا ہے کیا اوسکی روداد و مضامین مین سب سے ملکر ایک ہو جانا اور محبت و یگانگی منانا
نہین ٹھہرا ہے کیا ندوہ مین علانیہ نکہا گیا کہ اونکا رد و ابطال نہ کرو اونکو انہین
اپنا بھائی سمجھا جانو۔ خدا کے لیئے اللہ تعالے کو بھی منہ دکھانا ہے آدمی بات کی پچ مین احکام
خدا و رسول کو پیٹھ دے انصاف بھی کوئی چیز ہے کیا فتوے کے اون حکمون مین ندوہ کی
ان باتونکا صریح رد نہوا پھر یہ کہنا کہ وہ فتوے ندوے سے متعلق نہین اوس سے ندوہ کو کچھ
ضرر نہین پہنچتا کیسے کھلے حق کو جھٹلانا ہے پھر ایسی سخت نفرت کی بات کو مولوی لطف اللہ صاحب
کیطرف نسبت کرنا کہ اونھون نے ایسا لکھ بھیجا ہے اونکے علم و دیانت پر کیسا بدنما داغ لگانا ہے
(۳) پھر طرفہ یہ کہ اون کے ایک خط مین نقل کیا ہے کہ اگر فتوے پر اظہار رضا و رد اور ندوہ کی
سرخی لکھی ہوتی تو مین مہر نکرتا استغفر اللہ یہ بات تو کوئی دیانتدار جاہل بھی نہ کہیگا کہ حق بات
مین نے انجانی مین کہدی مجھے معلوم ہوتا کہ یہ میرے فلان دوست کے مقابلہ مین ہے تو کبھی
نکہتا اللہ اکبر علما کی شان کو ایسا بٹا لگانا کتنی شرم کی بات ہے فتوے پر مفتی صاحب کی مہر کرنے کا
تو سب کو اقرار ہے ہم پوچھتے ہین مفتی صاحب نے حق سمجھکر مہر کی یا ناحق اگر ناحق پر مہر کی تو کیسی خرابی
اور اگر حق پر مہر کی تو ندوہ کے مقابل کیا مفتی صاحب حق کو چھپا لیتے حق کی تائید سے باز آتے
یہ کیا دینداری ہے یہ مفتی صاحب کی شان مین کیسی گستاخی ہے (۴) فتوے نام جواب
سوال ہی کا ہے آپ مستفتی کی مہر ہوتی ہے اسکا ان خطوط منسوبہ مولوی صاحب مین خود اقرار ہے
قبل و بعد کی عبارتین وقت تصحیح نہونے سے فتوی مشتبہ گیا یا مفتی صاحب کی مہر بدل گئی ایسی
مہمل بات کیطرف تو کوئی عاقل بھی التفات نکریگا نہ کہ مفتیان ذی علم مفتی صاحب کیطرف اسکی نسبت
سخت حیرت انگیز ہے (۵) کیا جو شخص کسی تحریر سے تحقیقا یا الزاما استناد کرے اوسپر فرض ہوتا کہ

اگر صرف دو شخص بھی جواب دیتے تو اوس پر [illegible] کہ فتوے لکھے گئے ہیں قبول کیا ہے اور کسی امر پر [illegible]
ہوا ہے [illegible] کوئی [illegible] کسی [illegible] کر [illegible] ہوا ہے [illegible]
[illegible] جواب لکھے [illegible] اس مسئلہ [illegible]
ہوتی ہو لیکن ہرگز یہ نہ چاہئے کہ [illegible] تقسیم بالکل ماقبل کی عبارتیں نہیں ہیں یہ امر حیرت
انگیز ہے مجکو تعجب ہے کہ ایسی لغو و فضول باتیں جناب مفتی صاحب کی طرف نسبت کرتے ہیں کیا انکو سمجھ کر
رقم کیا کسی مفتی کی مہر کے بعد اور علما کی تصدیق نہیں ہوا اور ہو یا اون علما کو اپنی تصدیق [illegible]
اور عبارت تحریر کرنا جائز ہے معاذ اللہ یہ کس دانش کی باتیں ہیں یہ خواہ مخواہ مفتی صاحب کی
طرف منسوب ہو رہی ہیں ورنہ بھی اس سخت تحریر کے ساتھ کہ الا لعنۃ اللہ علی الظالمین ہے کیا معقول بات ہے (۶)
کیا فتوے میں جبتک کسی شخص یا گروہ کا صحیح نام نہ لکھا ہو وہ فتوے اوس سے متعلق نہیں ہو سکتا
اگرچہ صراحتًا اوسکے اعمال و اقوال سے سوال ہو اور اونہیں کا حکم مرقوم ہو ہر شخص نے دیکھا ہوگا کہ فتاوی میں
زید و عمر و بکر ہی کرکے سوال ہوتا ہے پھر جس صورت سوال پر منطبق ہے فتوے اوس سے متعلق
سمجھا جاتا ہے کوئی نا سمجھ سا نا سمجھ بھی اعتراض نہیں کرتا کہ ہمیں تو زید و عمر لکھا ہے شیخ فلانے ملا
فلانے کا نام کہاں ہے (۷) یہ جو یاد دلایا گیا ہے کہ جوابات کے آخر میں جناب مولانا مولوی محمد
عبد القادر صاحب بدایونی کا نام تھا اگر یہ یاد صحیح بھی ہے تو ہمیں کیا گناہ ہے غیر مقلدوں کے
مقابل علیگڑہ میں جناب مفتی صاحب کو واقعی جواب نہ دے سکے [illegible] خودکشی سے بھول
تصنیف کیں جن میں جسارت دین ہمارے تھوڑے ہیں) واقفان کار جانتے ہیں کہ اونہیں فتوے
تحریر خود جناب مفتی صاحب فرماتے شاگردوں کے نام سے شائع کیں علما کے لئے ایسی [illegible]
نکوئی عیب ہو نہ جاتے ہے اعتراض مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے ایک رسالہ در بارہ زیارت
مزار اقدس اپنے شاگرد مولوی عبد الجبار ملکاپوری کے نام سے چھپا یا جب غیر مقلدوں نے
استفسار کیا دوسرے رسالہ میں اقرار کر دیا کہ ہاں میرا ہے اور اوسکے نام سے چھپا یا ہے علما کیلئے
ایسی مصالح ہوتے ہیں شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے تحفہ میں یہاں تک اپنا نام چھپایا کہ بجائے شاہ
عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ بن شاہ عبد الرحیم صاحب کے نہایت غیر معروف نام یعنی حافظ غلام حلیم
بن شیخ احمد بن شیخ ابو الفیض تحریر فرمایا کتاب میں جہاں اپنے والد ماجد کا ذکر آیا وہاں یوں لکھا ہے

محمد قطب الدین خلف مولوی سلطان حسن صاحب عفی اللہ بریلوی۔

خادم الاطبا محمد عبد الحفیظ عفی عنہ ساکن رامپور وارد حال بریلی۔

محمد امداد اللہ خان سابق اتالیق راجہ بلوید سنگھ صاحب اودہ۔ سید حمید علی ساکن بریلی۔

سید باقر علی بقلم خود ساکن بریلی محلہ بہور۔ سید انوار حسین محلہ بریلی۔

محمد حسن رضا خان بقلم خود خلیل الدین احمد عفی عنہ محلہ ملوکپور بریلی۔ محمد شاہ ساکن امروہہ

جناب مفتی صاحب کا خط مورخہ ۱۹ شوال روز جمعہ کل ۲۳ شوال روز سہ شنبہ کو آیا کہ میں تہیہ سفر میں ہوں اسلئے آپکے سوالات کے جوابات تحریر نہیں کرسکتا استفتا ابھی جناب موصوف کے پاس ہے اب ہم گذارش کرتے ہیں کہ اس استفتا کا جواب حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے لیجئے ان شاء اللہ تعالی ابھی کھل جائیگا کہ کس نے فریب کیا۔ اے رب میرے ہدایت فرما آمین

محمد حسن رضا خان قادری برکاتی بریلوی ۲۴ شوال سنہ ۱۳ھ

تنبیہ

حضرات ناظرین سلمہم اللہ انصاف اگر مفتی صاحب کو حق پسندی منظور رہتی تو اس نقدی کے جواب میں کیا دقت تھی کونسی پیچیدہ بات پوچھی گئی تھی جو مفتی صاحب کو اپنی پیرانہ سالی میں نہ آتی تھی کیا ایسے ضروری دینی استفتا کا جواب مفتی پر لازم نہ تھا کیا اللہ عزوجل نے اہل علم سے اظہار حق کا عہد نہ لیا تھا کیا اس معاملہ میں ظہور حق کا انحصار خاص مفتی صاحب کے جواب پر نہ تھا کیا ایسی حالت میں جواب دینا مفتی صاحب پر فرض نہ تھا پھر کیا دینداری ہے کہ جو چاہے سمجھے بیچون کو چھپاتے جائیے اور جب کشف راز کے لئے سوال ہوں چپ سادھ لیجئے منصب فتوی و دعوے تقوی سب تج دیجئے حضرات یہ رجسٹری شدہ استفتا کا جواب مفتی صاحب کے پاس سے یہ آیا "خدمت میں جناب مکرمت مآب مولوی سلطان احمد خان صاحب کے بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ سامی نامہ نے عزت بخشی چونکہ خاکسار بغرض شرکت جلسہ ندوۃ العلما تہیہ سامان سفر میں ہے اسواسطے آپ کے سوالات کے جوابات تحریر نہیں کرسکتا معاف فرمائیے دونوں ٹکٹ آپکے واپس کئے جاتے ہیں والسلام

معلوم ہوئی زیادہ والسلام ۔ رقیمہ ۲۰ شوال از مرادآباد جناب موصوف ناظم صاحب
ندوہ کے مرشدزادے اور اون کے پیر و مرشد کے سجادہ نشین بجا تو پیر و مرشد ہیں
جناب مولانا مولوی حبیب علی صاحب علوی مقیم اناؤ رکن ندوہ
قسم اول نامہ مورخہ ۸ شوال سنہ ۱۳۱۳ بنام نامی جناب مولانا سید شاہ عبد الصمد صاحب صوفیہ میں
فرماتے ہیں میں نے پہلے سے ایک تحریر ناظم ندوہ کو بھیجی ہے اور نیز بخدمت مولانا محمد شاہ وصی
رامپوری صدر انجمن کے بھیجی ہے جسکے جواب کا منتظر ہوں اب مولوی احمد رضا خان صاحب کی
تحریرات مشکورہ میں بروز جمعہ [illegible] صاحب صحیح کی سہیت ...
اگر اصلاح مفاسد کی ہو جاویگی تو میں اس میں شامل ہونگا انشاء اللہ ورنہ نہیں اگرچہ [illegible]
ناظم صاحب کی میں نے بہت تکلیف دی **جناب مولانا مولوی فضل حق صاحب**
رامپوری رکن ندوہ **قسم اول** نامہ مورخہ ۱۵ شوال بنام نامی حضرت عالم اہل سنت
میں فرماتے ہیں امر حق میں مجھکو کوئی پس و پیش نہیں جناب ناظم کا خط بنام نیاز مند و دیگر اصحاب
درباب شرکت جلسہ پہنچا اونکی رائے ہے کہ قبل از جلسہ بعض امور ضروریہ میں مشورت کیجائے
میرا گمان ہے کہ درباب اصلاح بھی ضرور مشورت ہوگی اللہ تعالی سے امید خیر ہے حضرت سے
اصلاح مرحمت فرماکر جلسہ کو قیام عطا فرمائے **جناب مولانا مولوی عبد السلام**
صاحب جبلپوری رکن ندوہ **قسم اول** اپنے نامہ
مورخہ ۱۹ شوال سنہ ۱۳۱۳ میں سوالات حقائق نما کی نہایت اعلی تعریف کر کے بعد تقریر کے یہ مضمون
تحریر فرماتے ہیں ۔ بیشک سوالات کا مان لینا واجب ہے کہ ندوہ کی لغزشوں میں فتنہ خوابیدہ
ہیں اور دروازہ فتنہ کا کھلنا اور دین میں خلل پڑنا عجب نہیں سوالات حقائق نما کے مطالعہ سے
مستفیض ہوا اور مجھے ثابت ہو گیا کہ ندوہ بدمذہبوں گمراہوں اہل نار کے اختلاط سے ناپاک
و آلودہ خباثت ہو گیا ہے شرکت جلسہ کا ارادہ فسخ کر دیا مگر آرزو ہے دلی شرف آستانہ بوسی
حضرت معتمد الانام مستند الخواص و عوام یعنی حضرت عالم اہل سنت مدظلہ ہے لہذا حسب الارشاد
والد ماجد و استاد محترم مدظلہ اور معززین شہر کی تحریک ہے کہ وہ سب آستانہ فیض کاشانہ حضور
پرنور (عالم اہل سنت) کی عقیدتمند و خدام ہیں یہ سفر مبارک کر دینگے جناب موصوف صاحب

ترتیب جلسے نے پر تشریف فرما ہوئے اور اجلۂ علمائے کرام حامیان سنت و اسلام کے
ساتھ اپنے وعظ و ارشاد سے قلع و قمع بدعت میں شریک رہے جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا خود

جناب معلی القاب اعظم الاراکین عمدۂ رکین جناب مولانا مفتی لطف اللہ صاحب جج ہائیکورٹ حیدرآباد

اپنی رجسٹری مورخہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ بنام نامی حضرت عالم اہل سنت مدظلہ میں
فرماتے ہیں جو امور صلاح طلب ہوں بوجہ احسن اصلاح فرمائیے آپ بفضلہ تعالیٰ اس زمانہ پر فتن میں
اسلام کے رکن اعظم ہیں ندوہ آپ سے حضرات کی شرکت کا بہت محتاج ہے آیندہ سے جو
کارروائی ہوگی وہ بمشورہ و صوابدید آپکی ہوگی ناظم ندوہ حق بات کے قبول سے انکار نکرینگے آپ شریک
ہوجائینگے اور امور صلاح طلب کی اصلاح بطرز مناسب فرمائینگے تو مقصد حاصل ہوجائیگا۔

خود جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوہ

اپنے نامہ مورخہ
۸ شعبان ۱۳۱۲ھ بنام نامی حضرت عالم اہل سنت مدظلہ میں فرماتے ہیں جو مقصد آپکا ہے
وہی میرا بھی ہے مجھکو حق کے قبول کرنے میں ہرگز تامل نہیں میری خواہش یہ تھی کہ آپ شریک ہوتے
اور اعانت کرتے تو خرابیاں سب رفع ہوجاتیں اور جناب ناظم موصوف جناب مفتی صاحب کو
تو صاف صاف لکھ چکے ہیں کہ میں مولوی احمد رضا خان صاحب کو اطلاع دے چکا ہوں کہ
جو کچھ روئداد لکھنؤ میں مجھسے غلطی ہوئی اسکا معترف ہوں آپ معاف فرمائیے اور رکن رکین
ندوہ بنکر جیسے آپکی رائے ہوگی کارروائی کیجاویگی جو لوگ فرق باطلہ سے شریک ہوگئے ہیں اب
انکو نہ بلاینگے وہ آئینگے بھی تو خود بخود آئینگے انکو کچھ جلسہ سے سروکار نہوگا حکمت عملی سے
آہستہ آہستہ ان تمام مخالفین کو جدا کردینگے بلکہ وہ خود علیحدہ ہوجاوینگے اگرچہ جناب ناظم صاحب کا
کوئی خط اس مضمون کا یہاں نہ آیا بلکہ جب بذریعہ نامہ جناب مولانا سید اشرفی جیلانی و نامہ مولانا محمد
عبدالقیوم صاحب یہاں اسکی اطلاع ہوئی فوراً جناب مفتی صاحب جج حیدرآباد و جناب ناظم صاحب
ندوہ کو خطوط بھیجے کہ یہ باتیں تو عین مسلم کی ہیں اگر آپکو یہ منظور ہو تو جب سے یہی اب لکھ بھیجئے اور
اطمینان کردیجئے اسکا جواب نہ آیا دونوں حضرات کو مکرر لکھا پھر جواب ندارد مگر [illegible]

کہ جناب مفتی صاحب و ناظم صاحب دونوں حضرات امر حق کو خوب سمجھ ان سے امید
واضح کرنا ہی خیر بہرحال قلمی خطوط تھے جو بعینہا ہمارے پاس موجود ہیں بفضلہ تعالیٰ زیادہ
خوشی کی وہ تحریریں ہیں کہ معزز اراکین ندوہ قسم اول نے چھاپ کر شائع کیں ایک مسمے
با علام التفہیم الاعلام دوسری جو رسالہ مسمے ہدایت الالباب مرقوۃ العلما
پہلی تحریر میں جناب مولوی عبد الحق صاحب دہلوی رکن عظیم ندوہ
خود نہم مقبول فریقین ہیں بکمال فرماتے ہیں رہی روداد مطبوعہ لکھنؤ کی تمہید اگر اس عبارت پر ان حضرات
کے اعتراضات ہیں تو لیجئے میں فیصلہ کئے دیتا ہوں کہ اس پر قلم کھینچ دیجئے اور ہم جواب ہرگز
نہیں دینگے بلکہ تسلیم کر لینگے یہی ایسی بات ہے ہم ایسے دو جلیل القدر عالموں کو ناراض کرنا نہیں
چاہتے ظاہر ہے کہ علمائے اہل سنت مقاصد و مضامین کتب ندوہ میں کلمات گمراہی و
ضلالت واضح ہیں اہل سنت کا دفع بتاتے ہیں دین و مذہب اوس قبیل سے نہیں کہ آدمی
خواہ مخواہ دوسرے کی رضامندی کو اپنا گمراہ و بددین ہونا تسلیم کرے تو ابھی یقین حقانی صاحب کے
نام کا اثر ہوا کہ انہوں نے بکشادہ پیشانی اعتراضات کو تسلیم فرما لیا آن صرف تمہید روداد
لکھنؤ کی تحقیق بیشک نہیں سوالات سمجھی تو جانتے کہ روداد اول و دوم و مضامین اربعہ و غلطنامہ
دانظم فیض سب سنت مورد ایراد ہیں پھر علمائے اہل سنت سے کیا کہنا کہ قلم کھینچ دیجئے اونہیں تو جو ارشاد
فرمانا تھا فرما چکے اب آپ کو چاہئے کہ موافق ضلالت کو سمجھ لیتے ہو تو خود اس پر قلم پھیر دو اور اس سے
رجوع کا اعلان چھاپ دو کہ توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ پھر یہ اعلان باضابطہ ندوہ کی طرف سے ہو کہ
تنہا حقانی صاحب ہی حقانی ہو گئے تو ندوہ پر سے ابھی الزام نہ اٹھا دوسری تحریر جناب احمد علی
کے نام سے ہے ان بزرگوار سے ہم واقف نہیں بعد دریافت واضح ہوا کہ اپنے آپ کو ساکن
دہلی و رکن ندوہ بتاتے ہیں اور اقرار فرماتے ہیں کہ اونکی یہ تحریر ندوہ ہی نے چھاپ کر شائع کی
اونھوں نے بفضلہ تعالیٰ حقانی صاحب سے بھی حقانیت زیادہ برتی فرماتی ہیں کہ اگر ندوہ کی
تقریر میں کوئی فقرہ آپ کے نزدیک خلاف اہل سنت والجماعۃ یا اسلام سہوا سرزد ہو گیا اور ایسے
عمومی فقرہ کو اسکی صحت پر اصرار نہیں نہ خود اسکے قائل کہ ہو اسکی بابت جو سوالات آپکے
سوالات میں اور تنہا ہی جواب ہو جاتا ہے کہ ذہن الفاظ میں ہیں تو آپ اونکو درج فرمالیں کہ جو تفاوت ہو

انکو ملاحظہ فرمالیں اور جو کلمہ یا مضمون حضرت کو نزدیک نامناسب ہو نکال دیں جب آپ
دستخط کریں تب وہ چھپے آپ اسکے متکفل ہوں اور ممبروں کی تعداد بڑہا دیں جسکو آپ مستند اہل حق
ہونیکی دین وہی رکن کیا جاوے آپ حق پر ہیں آئیے اور ہماری لغزشوں کی ہمدردانہ
طور پر اصلاح کیجیے، جزاک اللہ اس سے زیادہ اور کیا حق کو قبول کرلینا ہوگا پھر بھی
جاہل صاحب اپنی جہالت سے نہیں چوکتے ان دونوں تحریروں کو
سوالات حقائق نما کا جواب رد ٹھہرا رکھا ہے ذی علم مصنف تو
حق کو صرف قبول کرتے جائیں اور بالائی لوگ اسکو دیتا ہیں
زہ احقاقی صاحب کا سوال جسکے لیے سال بھر کی مہلت دیتے ہیں اور لا محض جہل بغرض
جواز جواز اقراض نہیں کہ ترک پر سوال وارد ہوتا ہینا احادیث و احیاء العلوم وغیرہ تک سے مشرقی
تو کاش حضرت تاج الفحول جناب مولوی مدظلہم العالی کا صحیفہ قدسیہ صفحہ ۲ اور دو اول صفحہ ۵
اور دو دوم صفحہ ۱۴ ملاحظہ فرمالیے تو معلوم ہوتا کہ علمائے سنت آپکے اس سوال سے
پہلے اسکا جواب شافی عطا فرما چکے ہیں اور دوسرے صاحب کا بہت جہلک سوال
مفتی اہلسنت ہیں محض تشنیع بھری تق اول پر جیسی ہٹ دھرمی کا دعوے کہ کون مسیحی
جو مستی الاجیب نہیں اول تو اسکی تکذیب کو خود چھپے ہوئی رودادیں کافی ہیں جنہیں
پھر ہی رافضی غیر مقلد وہابی سب ہیں پھر تو ہینا اسکے سوا جب آپ فرمائیے کہ ان
سوالات کا وہی جواب جو آپ کو نہیں آتا ہیں ہو پھر مخالفت مذہب اہلسنت واقع ہوئیں
انکار عجب تماشا ہے یوں نہ سمجھئے تو تنادی القدر دو چھپ گیا الطہ ہوش اسکو دیکھئے اسکے
علاوہ جو کلمات طعن وتشنیع دونوں دو ورقی چو ورقی میں ارشاد ہوئے ہیں ان کا جواب بجز اسکے
نہیں اسے سوا برکت مدد کے اور کیا کہا جاوے جتنے صد بار ہی تحریروں اور لوگ جنکی
تقریروں سے زبانی سخت بیزاری ظاہر کی اور کوئی بات دیکھو تو پھر انا للہ وانا الیہ راجعون
کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ○ خیر یہ ان باتوں کی شکایت
نہیں بلکہ دونوں رکن صاحبوں کی خوشپسند کی حسرت ہوا بل اہل جو چاہا لکھا آخر کلمہ فقرہ ہے

وخلافت شان افتا کوئی مبتدی طالب علم بھی نہ لکھ سکتا ان شکوک کے رفع کے دفع کو
بہ مبارک خط منقول ذیل بریلی کے ذی علم رئیس جناب مولوی سید محمد کی معرفت
جناب مفتی صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا۔

یہ مفتی اقرار کیا دل سے قول ولادۃ
الاباطیل مفتی الفتیم ۱۲
خود اپنے لکھے ہوئے پیمبر جہان سخن
پہلا کہ جب مفتی صاحب فرنگی
ہر کی وہ جہاں ہو ایسا ان حضرت کے
ہیں بڑا ری جب مفتی صاحب ہیں
کہ نہ مسئلے مطبوعہ حیدرآباد میں
بلطف اشارہ ... بدقام میں چھپا رکھی

نقل نامی نامہ اعلیحضرت عظیم البرکۃ تاج الفحول محب الرسول قبلہ و کعبہ بدایونی بنام گرامی جناب مستطاب مفتی صاحب حیدرآباد دام ظلہما

جناب مکرمی مشفقی مولانا مفتی لطف اللہ صاحب دام ظلکم۔ بعد سلام مسنون گزارش ہے کہ چند معروضات پیش کرتا ہوں جس کا جواب باصواب سے مشرف فرمایا جاوے۔ ایک خط دفتر ندوۃ العلماء سے مدرسہ قادریہ بدایون میں میری طلب کو واسطے آیا اسی بنا پر میں حاضر ہوا لیکن بوجہ معذوری رہ گیا یہاں اگرچہ قطعات مطبوعہ رسائل و اخبار کے دیکھنے میں آئے جن میں جناب والا اور آپ کے شاگرد مولوی عبد الغنی صاحب کے نام سے میری تکذیب بالفاظ مختلف شائع کی گئی ہے اگرچہ خط منسوب بہ مولوی عبد الغنی صاحب کا کذب تو خود جناب والا کی تحریرات منشورہ بلکہ خود اوسی تحریر سے ثابت ہے کہ اون کے نام کی ایک تحریر میں ہے کہ وہ فتوے جس پر مولوی لطف اللہ صاحب نے تصدیق کی ہے فقط شیعہ کی متعلق تھا اور دوسری تحریر میں ہے کہ فقط غیر مقلدین جو ائمہ دین کو مشرک لکھتے ہیں یا شیعہ غالیہ کی نسبت دو تین سوالات تھے لیکن جناب والا کی تحریر منسوب سے بحمد اللہ تعالیٰ بخوبی ثابت ہے کہ وہ فتوے مشتمل بہ سوالات مطبوعہ مولوی عبد الرزاق صاحب حیدرآبادی کا جناب کو مسلّم ہے اور اوس کی تصحیح کا اور مہر کردینے کا اقرار ہے جس میں اٹھ سوالات متعلق وہابیہ اور شیعہ غالیان

اور شیعہ تبرائیان اور شیعہ تفضیلیہ اور غیر مقلد وغیرہم سکے ہین پس بحمد اللہ تعالے
کذب وافترا ہونا تحریر منسوب مولوی عبد الغنی صاحب کا حسب اقرار وتصدیق جناب
والا کے بخوبی ثابت ہو گیا بالعکس ونیز اصل مطلب بطلان بیانات روئداد وغیرہ
متعلقات ندوہ کا فیصلہ بھی بموجب آپکے اوسی اقرار کے جو در بارہ تصدیق فتوے کے
فرمادیا ہر مسلمان عاقل پر جسنے بنظر انصاف کتب ندوہ وفتوے مذکورہ دیکھا ہے بخوبی
والحمد للہ واضح ہوچکا آپکی تحریر مین ہے کہ چند جو حیدرآباد مین چھپکر بریلی مین شائع کیا گیا ہے
اوسکے صفحہ ۳ و ۴ مین جو سوالات وجوابات مرقوم ہین اون جوابات کی بیشک مین نے تصدیق
کی ہے اور مہر کردی ہے اوسمین کچھ ندوہ کا ذکر نہین ہے اور نہ ان جوابون سے
ندوہ کو ضرر پہنچتا ہو الخ اور اسی بنا پر چند قطعات در رسائل مین اشتہار ہے کہ نیک
دیا گیا ہو اور کتب ندوہ کی تصدیق وحجیت کا اعلان کیا گیا ہو لہذا چند اسطر ضروری حضور کی خدمت
او لاعرض کرتا ہون بشہادت علم اپنے رب قدیر علیم خبیر سمیع وبصیر جل شانہ کی وکفی باللہ
شہیدا گذارش کرتا ہون کہ مین نے بمقام حیدرآباد خدمت والا مین عرض
کیا تھا کہ اکثر بدعت سے بدایون وبریلی مین شیعہ کے رسائل شائع ہوتے ہین اور جہال کو طرح
طرح کے دہوکے دیے جاتے ہین کہ علماے محققین ندوۃ العلماء نے ثابت کیا ہے جو شخص
کلمہ طیبہ پڑہے اور نماز کعبہ شریف کی طرف ادا کرے وہ ہمارا دینی بھائی ہے اور اوسکو گمراہ کہنا
چہ جائیکہ کافر ٹھہرانا باطل وگمراہی ہے پس جو لوگ شیعہ کو بسبب اون کے عقائد کے کافر
بلکہ گمراہ بھی لکھتے ہین جہال ونکارہ وف ہے اور اہل قبلہ کی رد مین جو کوشش کیجاتی ہے وہ
سب بیجا ہو وعلے ہذا القیاس اور ایسے مکاید کا منشا رسائل ندوۃ العلما مثل روئداد وغیرہ کی
بعض عبارات ہین جنپر سخت اعتراضات وارد ہوتے ہین پس اسکا دفع ضرور ہے تاکہ شیعہ
وغیرہم کو موقع اضلال جہال نہ ملے اور پھر چند مقامات کتاب روئداد کے ملاحظہ [illegible]
[illegible] اوس فتوے کے جسکو مولوی عبد الرزاق صاحب نے حیدرآباد مین چھاپا ہے اور آپکو بھی
اوسکی تفہیم کی تصدیق [illegible] آپکی خدمت مین چھوڑ دیا تاکہ بعد غور ملاحظہ کے بوقت فرصت اوسمین
تصدیق [illegible] اپنی لکھدین دو روز کے بعد پھر مین حاضر خدمت ہوا معلوم ہوا کہ آپنے

کلمہ پڑہنے اور قبلہ کیطرف نماز ادا کرنے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا ہے جبتک کل
ضروریات دین کا اعتقاد نہ رکھے اور جو ایک امر ضروری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہو
وہ کافر ہے اور اسی بنا پر انکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید اور نماز قبلہ کیطرف ادا کرنے کے
فرضیت زکوۃ یا صوم رمضان کے منکر ہوں یا حقیت جنت و نار و وجود خارجی ملائکہ کے منکر ہیں
اور انکو جو کہ قائل ہیں اس امر کے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے قرآن مجید میں
اپنی طرف سے کچھ کمی یا زیادتی کر دی ہے اور انکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید کے ائمہ اہل بیت کرام کو
حضرت انبیائے عظام سے افضل بتاتے ہیں کافر کہا ہے میری فہم میں ندوہ کو بڑا ضرر پہنچا
کہ اوسکے روداد وغیرہ میں اون سب لوگوں کو جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں اور قبلہ کیطرف سجدہ
کریں مسلمان ہونے کا حکم دیا ہے دیکھو صفحہ ۸۲ روداد سال دوم صفحہ ۱۴ و ۱۶ و ۵ و ۱
۱۹ و ۴۳ و ۲ مضامین اور یہ سمجھ گیا آپکے نزدیک فتوے مذکورہ کو مخالف ندوہ کے دیکھنا
ان بیان نسبت خدا کے ایضا فی نہیں ہے پھر فتوے مصدقہ جناب والا سے
قول کا جو کہتا ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کے اعتقادیات و عملیات میں ایسا فرق ہے کہ
اوسپر خیال کیا جاوے تو شرکت اسلامی بھی نہ رہیگی غلط و باطل ہونا ثابت ہے جس سے میری فہم کے
مطابق ندوہ کو بڑا ضرر پہونچا کہ اہل ندوہ کی تحقیق میں وہ قول صحیح ہے دیکھو صفحہ ۹ و ۱۰ روداد
سال دوم صفحہ ۷ و ۱۸ مضامین اور جناب براہ انصاف ارشاد فرمائیں کہ آپکے ارشاد
بھی ندوہ کی قدر کچھ ضرر پہونچا یا نہیں پھر فتوے مصدقہ جناب میں غیر مقلدین زمانہ کو گمراہ
و خارج از اہل سنت قرار دیکر حوالہ کتاب فتح المبین کا کر دیا ہے جسکی تقسیم پر جناب والا و مولوی
ناظم صاحب و دیگر علما مشہورین کی مہر و دستخط ثبت ہیں اس سے بھی میری فہم میں ندوہ
کو ضرر پہونچا کہ اہل ندوہ کی تحقیق میں مقلدین و غیر مقلدین کا اختلاف مثل اختلاف حنفی و شافعی
ہے دیکھو صفحہ ۹ و ۱۰ روداد سال دوم جسکی رو سے غیر مقلدین کا گمراہ و خارج از اہل سنت
ہونا باطل ہوتا ہے بخلاف فتح المبین کے جسکا حوالہ فتوے مسلمہ جناب والا میں ہے
پس اس سے ضرر ندوہ کا ثابت ہوا یا نہیں پھر فتوے مصدقہ جناب والا میں صحیح ہے
کہ قادیانی و رافضیوں سے بعض احتراز چاہئے اور بدمذہبوں کا حکم کتب اہل سنت میں

سے جو مفتی صاحب کے سامنے جب فتوے تصدیق کے لیے حیدرآباد میں پیش ہوا اور ندوہ کا
صریح ذکر آیا روداد ندوہ مفتی صاحب کو دکھائی گئی دو روز اون کے پاس رہی مفتی صاحب
و حضرت تاج الفحول نے فتوے پر تصدیقین لکھین یہ سب وقائع مفتی صاحب ہی کے مکان
پر پیش آئے نہ اوس وقت کوئی محضر بنایا گیا نہ گواہ کرنے گئے نہ اسکی حاجت پڑنے کا خیال و وہم تھا
پھر انکار کا علاج سوا اسکے کیا ہو کہ مسلمانوں کے سامنے حلف سے سچ لیں یا جھوٹے حلف سے لکھدین
اور جھوٹے کی ہلاک کی دعا کرین جیسے طریقہ خود قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے پھر سچے کو اسکی قبول میں
تامل کیا ہو ابھی ابھی تو ان شاء اللہ تعالے جھوٹ سچ کھلا جاتا ہے ع سکوت فکر کو کیا یہ دن کھلیگا
الہی مسلمانوں کے حال کی اصلاح فرما۔ آمین

سید محمد عبد الکریم قادری غفر اللہ تعالیٰ لہ

۲۹ شوال روز دوشنبہ ۱۳۱۲ھ

اشتہار پنجم

ندوہ کے عالموں سے جواب کا مطالبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج شب سہ شنبہ کہ ندوہ کے جلسے ختم ہو چکے وقت عشا ارکین ندوہ کا ایک اشتہار
مطبوعہ آیا جس میں حضرت نے مناظرہ کے لیے اپنی مستعدی ظاہر فرمائی دو مہینے کامل
ہو چکے اہل سنت بکثرت سوالات جلسہ حاضر کر چکے اور اب تک جواب نہ پایا اگر
صرف جواب لکھنے سے بچنا ادا بات سے غنیمت ہو کہ تین دن ریل کا ٹکٹ کٹا کر آئی

حاضر کئے پھر ۲۲ شوال کو ۸ سوال رجسٹری شدہ جناب مفتی لطف اللہ صاحب کی خدمت میں
ارسال ہوئے جنکا جواب آیا کہ میں تو بیہ سفر میں ہون انکا جواب مجھ سے نہیں ہو سکتا ناچار الفقیر
کو التجی پہ گذارش کر دیا کہ یہ جوابات علمائے ندوہ کو ناپسند ہون تو خود ہی ان ومثل سوالات
جوابدہی میں یہ کتنے سوال ہوے ایکسو نوے ۱۹۰ انکے جواب سے عہدہ برآ ہو جیئے
آپ ندوہ سے جو گئے ہیں دو سو عالم بتاتے ہیں اگر فی عالم ایک ایک سوال بانٹ دیجئے
جب بھی دس عالم بچتے ہیں ہان ہان کان کھول کر سنو غیرت علم کا تقاضا یہی ہے
کہ بے جواب دئے بریلی سے تشریف نہ لیجاؤ ورنہ بیشک عار و فرار کا الزام آپ صاحبوں پر
پورا ہے پھر اخبارون اشتہارون میں ادلٹا چھاپتے ہو کہ شخص مردود و نامسموع ہوگا کہ ندوہ میں
مفسدون کا رکن ہونا وہ خود فہرست ارکین سال اول و فہرست ارکین سال دوم و روئداد دوم
صفحہ ۱۵ و ۱۶ وغیرہ میں آپکا کھلا اقرار ہے پھر کیون انکار ہے ہان ہان اعلان لو اعلان لو اعلان
لو لو تقاضا تقاضا تقاضا !! جواب دو جواب دو جواب دو !!! یونہی بولی
چلا جاتا ہے ہم نہیں فقط

خادمان اہل سنت سلخ شوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر شہر و تازہ تبدیل سرگزشت و ماجرائے ندوہ

سلسلہ کے لیے ملاحظہ ہو صفحہ اخیرہ رسالہ غزوہ لہدم عماک الندوہ

ریہ مشہور کتاب مستطاب سرگذشت و ماجرائے ندوہ میں حضرات خادمان سنت نے تحریر
فرمائی وہ تو ہر شخص پہ جسنا اس کتاب کے مطالعہ سے اپنی انجمن ہوش گمین ظاہر ہیں
اگرچہ بعض علمائے ندوہ اپنے کمال فہم و قلت غور سے اونہیں حیران رہیں اور اپنے حسن ظن کے
بدولت خواہی نخواہی برے مقصد پر محمول کریں گویا یہ وہی بات ہے کہ بھون کی صحت علیہم
ایک معزز وکیل صاحب کہ شاہجہانپور سے تشریف لاتے بعض حضرات بدایون سے فرمایا
کہ سرگذشت میں شخ جو کیا لکھا ہو مولوی .... صاحب کی غلطی ہم

رائی پر جو تحلیل پر مبنی ہے میں شبیر ندوہ کے خیالات عمدہ جانتا تھا مگر سال گذشتہ سے بخوبی
یقینی طور سے معلوم ہوا کہ اس جلسہ میں اخلاص نہیں بلکہ صرف اپنی گرم بازاری منظور ہے لا
نیز بتوفیق الٰہی جناب المفتی مولوی سید عبد الفتاح صاحب حسینی گلشن
آبادی ساکن ناسک درگاہ محلہ رکن جلیل ندوہ نے بھی اس
صریح و مدلل فتوے پر مہر ثبت فرمائی اور اقوال ندوہ پر ضلالت و گمراہی و الحاد وغیرہ جملہ مراتب
مندرجہ فتوے کے نسبت صادق بکہ دیا کہ المجیب مصیب فیما قال مجیب نے جو کچھ بیان کیا
حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

شمار عام	نام نامی	نشان مقامی	توضیح
۵۷۴	جناب شیخ ابراہیم صاحب پسر شیخ چاند صاحب سیٹھ۔	بمبئی	مع
۵۷۵	جناب مولوی محمد ظہور الامام صاحب رضوی مشہدی قادری ابو العلائی	بہار ضلع پٹنہ	مع
۵۷۶	جناب سید اکبر علیخان صاحب مہتمم کوتوالی۔	ضلع میدک	مع
۵۷۷	عالیجناب سید سرفراز علیخان صاحب بہادر خلف اکبر سردار دلیر الملک رکن مجلس علماء اہلسنت وجماعت۔	دکن	مع
۵۷۸	جناب سید صادق علیخانصاحب مہتمم کروڑگیری۔	ضلع ورنگل	مع
۵۷۹	جناب مولوی غلام غوث صاحب غوثی گیاہی۔	گوالیار	مع
۵۸۰	جناب سید معین الدین صاحب قادری اسسٹنٹ کمشنر	اکولہ	مع

شمار عام	سلسلہ قسم	نام نامی	نشان مکانی	توضیح
۵۸۱	۱۹۲	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب حنفی قادری	پٹنہ	خمد
۵۸۲	۱۹۳	جناب سید احمد صاحب گلشن آبادی مدرس فارسی	ناسک	خ
۵۸۳	[illegible]	جناب سید شاہ احسن صاحب حنفی رئیس موضع جمجیرہ	ضلع مظفرپور	خمد
۵۸۴	[illegible]	جناب مولوی ابو الاسلام محمد اسحٰق صاحب خلف ... ملا		

کلمہ پڑھنے اور قبلہ کیطرف نماز ادا کرنے سے آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا ہو جب تک کل
ضروریات دین کا اعتقاد نہ رکھے اور جو ایک امر ضروری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہو
وہ کافر ہے اور ایسا ہی جناب والا نے انکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید اور نماز قبلہ کیطرف ادا کرنے کے
فرضیت زکوۃ یا صوم رمضان کے منکر ہوں یا حقیت جنت و نار و وجود خارجی ملائکہ کے منکر ہیں
اور انکو جو کہ قائل ہیں اس امر کے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے قرآن مجید میں
اپنی طرف سے کچھ کمی یا زیادتی کر دی ہے اور انکو جو باوجود اقرار کلمہ توحید کے ائمہ اہل بیت کرام کو
حضرت انبیائے عظام سے افضل بتاتے ہیں کافر کہا ہے میری فہم میں ندوہ کو بڑا ضرر پہونچا
کہ ندوہ کے روئیداد وغیرہ میں ان سب لوگوں کو جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں اور قبلہ کیطرف سجدہ
کریں مسلمان ہونے کا حکم دیا ہے دیکھو صفحہ ۸ روداد سال دوم صفحہ ۱۲ و ۱۶ و ۶ و
۱۹ و ۲۳ ۔ مضامین اربعہ پھر کیا آپکے نزدیک فتوے مذکورہ کو مخالف ندوہ کے نہ کہنا
ان مضامین نسبت خلط کے نا انصافی نہیں ہے پھر فتوے مصدقہ جناب والا سے اوس شخص کے
قول کا جو کہتا ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی کے اعتقادیات و عملیات میں ایسا فرق ہے کہ
اوسپر خیال کیا جاتا ہے تو شرکت اسلامی بھی نہ رہیگی غلط و باطل ہونا ثابت ہو اس سے میری فہم کے
مطابق ندوہ کو بڑا ضرر پہونچا کہ اہل ندوہ کی تحقیق میں وہ قول صحیح ہو دیکھو صفحہ ۹ و ۱۰ روداد
سال دوم صفحہ ۷ و ۱۸ مضامین اربعہ آپ براہ انصاف ارشاد فرمائیں کہ آپ کے ارشاد
بھی ندوہ کی تقریر کو ضرر پہونچا یا نہیں پھر فتوے مصدقہ جناب میں غیر مقلدین زمانہ کو گمراہ
وخارج از اہل سنت قرار دیکر حوالہ کتاب فتح المبین کا کر دیا ہے جسکی تقسیم پر جناب والا اور
ناظم صاحب و دیگر علماء مشہورین کی مہر و دستخط ثبت ہیں اس سے بھی میری فہم میں ندوہ کو
بڑا ضرر پہونچا کہ اہل ندوہ کی تحقیق میں مقلدین و غیر مقلدین کا اختلاف مثل اختلافات حنفی و شافعی کے
ہے دیکھو صفحہ ۹ و ۱۰ روداد سال دوم جسکی رو سے غیر مقلدین کا گمراہ و خارج از اہل سنت
ہونا باطل ہوتا ہے برخلاف فتح المبین کے جسکا حوالہ فتوے مسلمہ جناب والا میں ہے
پس اس سے ضرر ندوہ کا ثابت ہوا یا نہیں پھر فتوے مصدقہ جناب والا میں صحیح ہے
کہ صحابہ پر رافضیوں سے بغض و اعتراض چاہتے ہیں اور جو حکم کتب اہل سنت میں

سر ہے مفتی صاحب کے سامنے جب فتوے تھے یہ اسکے لیئے حیدرآباد مین پیش ہوا اور ندوہ کا
پھر جو ذکر آیا روداد ندوہ مفتی صاحب کو دکھائی گئی دو روز اون کے پاس رہی مفتی صاحب
و حضرت تاج الفحول نے فتوے پر تقریظین لکھین بسبب وقائع مفتی صاحب ہی کے مکان پر
ہوئے تھے اور اسوقت کوئی محضر بنایا گیا نہ گواہ کرنے گئے ناسکی صاحب پڑھنے کا جھگڑا و جھوٹا
پھر انکار کا علاج سوا اسکے کیا ہو کہ مسلمانون کے ۱۰ اسنے حلف سو شخص لیکر حلف سے لکھدین
اور جھوٹے کی ہلاکت کی دعا کرین یہی طریقہ خود قرآن مجید مین ارشاد ہوا ہے پھر سچے کو اسکو قبول کر
تا ل کیا ہو آج بھی تو انشاء اللہ تعالے جھوٹ سچ کھلا جاتا ہے ع کھوٹے کھرے کا پردہ کھلجائیگا حق تعالی
الٰہی مسلمانون کے حال کی اصلاح فرما۔ آمین۔

سید محمد عبد الکریم قادری غفر اللہ تعالی لہٗ

۲۹ شوال روز دوشنبہ ۱۳۱۳

اشتہار پنجم

ندوہ کے عالمون سے جواب کا مطالبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج شب سہ شنبہ کہ ندوہ کے جلسے ختم ہو چکے وقت عشا ارکین ندوہ کا ایک اشتہار
مطبوعہ آیا جسمین انحضرون نے مناظرہ کے لیئے اپنی مستعدی ظاہر فرمائی دو مہینے کامل کے
ہم فقرائے اہلسنت بار بار بکثرت سوالات جلیہ حاضر کر چکے اور ابتک جواب نہ پایا بلکہ
صاف جواب لکھنے سے انکار آیا اب سے خفیف جزکے تین دن بریلی کا ٹکٹ کٹا کر آمی

حاضر ہے کے جمعہ ۱۲ شوال کو ۸ سوال رجسٹری شدہ جناب مفتی لطف اللہ صاحب کی خدمت میں
ارسال ہوئے جنکا جواب آیا کہ مین تہیہ سفر مین ہون انکا جواب مجھ سے نہین ہو سکتا مقتدائے ندوہ القدر
کالج پہ گذارش کر دیا کہ یہ جوابات علمائے ندوہ کو ناپسند ہون تو خود ہی ان دس سوالون کا
جواب دین پھر کتنے سوال ہوئے ۱۹ لکھنؤ نے اسکے جواب سے عہدہ برآ ہو جیے
آپ ندوہ کے جرگے میں دو سو عالم بتاتے ہین اگر فی عالم ایک ایک سوال بانٹ دیجیے
جب بھی دس عالم بچتے ہین ہان ہان کہان ہو کر کس او غیرت علم کا تقاضا بھی ہو
کہ بے جواب دئے بریلی سے تشریف نہ لیجاؤ ورنہ بیشک عار قوم اور کا الزام آپ صاحبون کی
پورا ہے پھر اخبارون اشتہارون مین الٹا چھاپیے تو محض مردود نا مسموع ہوگا ندوہ مین
مین بھی ہون کا رکن ہونا وہ خود فہرست ارکین سال اول و فہرست ارکین سال دوم در روداد دوم
صفحہ ۱۵ و ۱۶ وغیرہ مین آپکا کھلا اقرار ہے پھر کیون انکار ہے ہان ہان اعلان ! اعلان !! اعلان
!!! تقاضا ! تقاضا !! تقاضا !!! جواب دو ! جواب دو !! جواب دو !!! یونہی پیچھی
چلا جانا ہم نہین فقط

خادمان اہل سنت سلخ شوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر شہود تازہ مبتذل سرگذشت وماجرائی ندوہ

سلسلہ کے نیچے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ وغیرہ رسالہ غزوہ لہدم ہواکہ الندوہ

بیوہ شہود جو کتاب مستطاب سرگذشت وماجرائے ندوہ مین حضرات خادمان سنت نے مقرر
فرمائی وہ تو ہر شخص پڑھے اور اس کتاب کے مطالعے سے اپنی انجمن بد شکنی کا ماہر ہین
ایک چیز ملا کہ ندوہ اپنے کمال فہم یا قلت غور سے اونہین حیران رہین اور اپنے حسن ظن کی
بدولت خواہی نخواہی بیٹے قصہ پر محمول کرین گو یہ وہی بات ہو جیسے کل مسیح علیہم
ایک مفتی وکیل صاحب کہتا چھاپ دے تشریف لائے بعض حضرات بد ایمان سے
تو گویا سرگذشت مین نقل دیکھا لکھا ہو ...... صاحب رکن عظیم ندوہ

رائی نیچری تخیل پر مبنی ہے جن پر ندوہ کے خیالات عمدہ جانتا تھا مگر سال گذشتہ سے مجھکو
یقینی طور سے معلوم ہوا کہ اس جلسہ میں اخلاص نہیں بلکہ صرف اپنی گرم بازاری منظور ہے لہٰذا
نیز بتوفیق الٰہی جناب المفتی مولوی سید عبد الفتاح صاحب حسینی گلشن
آبادی ساکن ناسک درگاہ محلہ رکن جلیل ندوہ نے بھی اس
صریح و مدلل فتوے پر مہر ثبت فرمائی اور اقوال ندوہ پر ضلالت و گمراہی و الحاد وغیرہ جملہ مراتب
مندرجہ فتوے کے نسبت صاف لکھدیا کہ المجیب مصیب فیما قال مجیب نے جو کچھ بیان کیا
حق ہے والحمد للہ رب العالمین۔

شمار عام	نام نامی	نشان حامی	توضیح
۵۷۴	جناب شیخ ابراہیم صاحب پسر شیخ جاند صاحب سیٹھ	بمبئی	مع
۵۷۵	جناب مولوی محمد اظہار الاسلام صاحب رضوی مشہدی قادری ابو العلائی	بہار ضلع پٹنہ	مع
۵۷۶	جناب سید اکبر علیخان صاحب مہتمم کوتوالی۔	ضلع میدک	مع
۵۷۷	عالیجناب سید سرفراز علیخان صاحب بہادر خلف اکبر سردار دلیر الملک ممبر مجلس علماء اہلسنت وجماعت۔	دکن	مع
۵۷۸	جناب سید صادق علیخان صاحب مہتمم کروڑگیری۔	ضلع ورنگل	مع
۵۷۹	جناب مولوی غلام غوث صاحب غوثی عباسی۔	گوالیار	مع
۵۸۰	جناب سید معین الدین صاحب قادری اسسٹنٹ کمشنر	اکولہ	مع

شمار عام	سلسلہ ختم	نام نامی	نشان [illegible]	توضیح
۵۸۱	۲۴۱	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب حنفی قادری	پٹنہ	خد
۵۸۲	۲۴۲	جناب سید احمد صاحب گلشن آبادی مدرس فارسی	ناسک	سخ
۵۸۳	۲۴۳	جناب سید شاہ احمد حسین صاحب حنفی رئیس منجہ جیدہ	ضلع مظفرپور	خد
۵۸۴	۲۴۴	جناب مولوی ابو الاسلام محمد اسحق صاحب خلف جناب مولانا		[illegible]